البلاغ القاسمی

اسلام ہمارا پسندیدہ مذہب کیوں؟

مصنف

مولانا احمد حسین قاسمی حفظہ اللہ

PUBLICATIONS

AL IDRAAK — Naved Ahmad

اسلام ہمارا پسندیدہ مذہب کیوں؟ قسط 2

6/20/2026 12:11:00 AM

باسمہ تعالیٰ عز اسمہ

===============================

دلیل نمبر1

مذہب اسلام کی مذاہب عالم پر باعتبار نام کے فوقیت اور برتری

اللہ تبارک و تعالی کاپاک إرشاد ہے" ان الدين عند الله الإسلام " اللہ تبارک و تعالی کے نزدیک پسندیدہ دین دین اسلام ہی ہے" و من يبتغ غير الاسلام دينا فلن يقبل منه و

ھو فی الآخرۃ من الخسرین"اور جوکوئی دین اسلام کےعلاوہ کوئی دوسرا دین تلاش کرے تو وہ ہرگز ہرگز اس کی طرف سے قبول نہ کیا جائے گا" الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا" آج کے دن میں نے تمھارے دین کو مکمل کر دیا، اور تمھارے اوپر اپنی نعمت کو تام کر دیا اور تمھارےواسطے اسلام کو بطور دین کے پسند کرلیا،

اللہ تبارک وتعالی نے مختلف زمانوں میں مختلف مذاہب وادیان دنیا میں بھیجے ہیں، اور وہ سارے ادیان و مذاہب اپنے اپنے زمانوں میں حق اور سچ، واجب الاتباع اور مدار نجاۃ تھے، کوئی بھی دین و مذھب جسیے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے کسی پیغمبر پر اتارا وہ اپنے زمانہ کے لحاظ سے ناقص اور ادھورا یا قابل تنقید و تنقیص نہیں تھا، بلکہ تمام ادیان و مذاہب سماویہ اپنے اپنے دور کے اعتبار سے پورے پورے کامل ومکمل اور ہر قسم کے نقص و عیب سے پاک تھے، اور آج بھی اللہ تبارک و تعالیٰ نے جو ادیان و مذاہب اور کتب و شرائع اپنے انبیاء کرام پر نازل فرمائے ان میں لاکھوں تحریفات کے باوجود ہم ان پر مجموعی طور پر اس طرح ایمان و یقین رکھتے ہی کہ اللہ رب العزت نے جو کچھ نازل فرمایا تھا وہ من وعن حق اور سچ تھا، ہے اور قیامت تک رہے گا، تحریفات سے کلی انکار و بیزاری اور برآءت کے ساتھ،

علاوہ ازیں دنیا میں ہزاروں ادیان ومذاہب ایسےبھی ہوئے ہیں جنھیں انسانوں نے خود اپنے آباء واجداد کی اندھی تقلید میں ان کی جاہلانہ رسموں اور رواجوں کو دین و

مذہب کا نام دے دیا، یانفس و شیطان اور اپنی ہواء و ہوس کی اتباع اور پیروی میں اپنے اوہام وخیالات کو دین و مذہب کے طور پر گھڑ لیا،اور اسے مذہب کا نام دےدیا، ایسے کتنے ادیان و مذاہب زمین پر خود انسانوں کے ہاتھوں بنے اور بے نام و نشان ہو گئے اور کتنے آج بھی دنیا میں موجود ہیں جو سرے سے بے سند اور بے دلیل شیطانی و نفسانی اوہام و خیالات کاپلندہ، جھوٹے افسانوں اوربے سروپا دیو مالائی کہانیوں سے پر ہیں، وہ ہماری بحث سےخارج اور لا اعتبار ہیں، اِن سے کوئی تقابل نہیں بلکہ تقابل ان مذاہب وادیان سے ہےجو معروف و مشہور اور قابل ذکر ہیں

ایسے تمام مشہور و معروف اور قابل ذکر ادیان ومذاہب میں مذہب اسلام کی برتری اور تفوق باعتبار نام کے اس طور پر ہے کہ دیگر تمام مذاہب و ادیان کسی شخصیت یا کسی قوم اور قبیلے کے نام سے موسوم ہو کر مشہور ہوئے،

مثلا یہودی مذہب ہے! یہود دراصل ایک قبیلے کا نام ہےجو حضرت موسی علیہ السلام پر ایمان کا اور کتاب تورات جو حضرت موسی علیہ پر نازل ہوئی اس کی اتباع کامدعی ہےاسی قبیلے کی طرف منسوب ہو کر یہودی مذہب مشہور ہوا ہے، اگرچہ اب نہ حضرت موسی علیہ السلام پر انکا ایمان ہے اور نہ تورات پر عمل، صرف دعوی ہی دعوی رہ گیاہے، بعض حضرات نےکہا ہےکہ ھود کےمعنی توبہ کرناہے،جن بنی اسرائیل نے بچھڑے کی پرستش کرنے کے بعد توبہ کیا تھا انکی طرف منسوب ہو کر یہ نام مشہور ہوا ہے، اور بعض حضرات کاکہنا ہےکہ حضرت یعقوب علیہ

السلام کے بڑے بیٹے کا نام یھودا تھا اسکی طرف نسبت کی گئی ہے، واللہ اعلم،

اسی طرح عیسائی مذہب حضرت عیسی علیہ السلام کے نام سے مشہور ہو گیا، اور دوسرا نام اسکا نصرانیت اور عیسائی قوم کانام نصاریٰ ہے، اس کی وجہ بعض نے کہا نصرة ایک شہر کا نام ہےجہاں حضرت عیسٰی علیہ السلام اترے تھے اسکی طرف منسوب ہے، اور بعض کا کہنا ہے کہ نصران ملک شام کے ایک شہر کا نام ہے اس کی طرف منسوب ہے، یاپھر قرآن پاک میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کا اپنی قوم سے جو خطاب مذکور ہ " من انصاری إلی اللہ قال الحواریون نحن انصار أللہ" اس کی وجہ سے یہ نام نصاری یا نصرانیت مشہور ہو گیا،

بودھ مست یا بودھ مذہب گوتم بودھا کے نام سے اور زرتشت اسکے بانی کے نام سے مشہور ہوگیا، اسی طرح دنیا کےاندر جتنے ادیان و مذاہب ہیں وہ سب یا تو کسی ایک شخصیت کے نام یا کسی خاندان یاقوم اورقبیلہ کے نام یا کسی شہر اور وطن وغیرہ کے نام کی طرف منسوب ہو کر مشہور ہوئے ہیں، صرف مذہب اسلام ہی کی یہ خصوصیت ہےکہ وہ خالص اپنے مذہبی نام یعنی اسلام سے مشہور ہے،کیونکہ اسلام کسی شخص، کسی قوم یاقبیلہ کا نام نہیں ہے،بلکہ اسلام بذات خود مذہب ہی کا نام ہے، اور اس کے پیرو کاروں کا نام بھی اسم بامسمیٰ کے طور پر مسلمان ہے، کیونکہ اسلام کے معنی ہیں اتباع اور پیروی کے، لہذا دنیا کے تمام ادیان ومذاہب میں اسلام ہی کا یہ طرۂ امتیاز اور وجہ افضلیت وپسندیدگی ہے،

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے خلیل سیدنا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے مذہب اسلام کا نام اسلام اور اس کے پیروکاروں کا نام مسلمان رکھوایا اور اپنی کتاب مبین قرآن مقدس میں اسکا اعلان فرمایا" ملۃ ابیکم ابراہیم ھو سمّٰکم المسلمین من قبل و فی ھذا"یہ تمھارے باپ ابراہیم کا مذہب ہے، انھوں نے ہی تمھارا نام مسلمان رکھا نزول قرآن سے پہلے بھی، اور اس قرآن میں بھی تمھارا یہی نام ہے، یہ بھی اسلام کےامتیاز اورفوقیت وبرتری کی ہی بات ہےکہ اللہ رب العزت نے، اسکے خلیل نے اسکے رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم نے اور اس کی کتاب مقدس قرآن عظیم نے ہمارے مذہب کا نام اسلام اور ہمارا لقب مسلمان عطاء فرمایا،

ایک ضروری تنبیہ

البتہ فی زماننا معاندین و مخالفین اسلام نے مسلمانوں کو محمڈن کہنا شروع کر دیا جس میں انکی ایک بڑی سازش ہے کہ اسلام کی آفاقیت و عالم گیریت کو ختم کر کے صرف ایک شخصیت اور ایک مخصوص ذات تک محدود کر دیا جائے، اور دنیا کو یہ تاثر دیا جائےکہ جس طرح یہودی صرف حضرت موسی علیہ السلام کو مانتے ہیں اور دیگر انبیاء کرام کا انکار کرتے ہیں، عیسائی حضرت عیسی علیہ السلام کومانتے ہیں،اور دیگر انبیاء کرام کا انکار کرتے ہیں، اسی طرح مسلمان بھی صرف محمد رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتے ہیں، اور باقی انبیاء کرام کا نعوذ باللہ انکار کرتے ہیں ، حالا نکہ اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے" آمنت باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر و القدر خیرہ

و شره من اللہ تعالیٰ و البعث بعد الموت" جس کا حاصل ہی یہ ہے کہ مسلمان عمل تو فقط حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم ہی کی تعلیمات پر کرتے ہیں، لیکن ایمان آدم علیہ السلام سے لے کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک سارےأنبیاء پر رکھتےہیں، اور سب کی نبوت ورسالت کی حقانیت و صداقت کا اذعان ویقین اور ایمان رکھتے ہیں، اور سارے کے سارےانبیاء ورسل کو نبی برحق اور رسول برحق تسلیم کر تے ہوئے" لانفرق بین احد من رسلہ" کے آئینہ دار ہیں،

اسی طرح عمل تو وہ قرآن مقدس پر ہی کرتے ہیں، لیکن تمام چھوٹی بڑی آسمانی کتابوں پر بایں طورکہ انمیں جو کچھ اللہ تبارک و تعالی کی طرف سے نازل ہوا ہے اس پر من و عن ایمان رکھتے ہیں اور اس کی تصدیق وتائید کرتے ہیں، لہذا مسلمانوں کو محمڈن کہ کر ان کے اسلامی عقیدہ کو خراب کرنے کی سازش کی گئ ہے،

دوسری بات! اس بات پر ہمارا ایمان ویقین کامل ہے کہ ہمارے دین و ایمان اور مذہب اسلام کی ساری نسبتیں حضرت محمد رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہی سے قائم ہیں، اور یہی نسبت ہمارےدین وایمان کی اساس اوربنیاد ہےجس میں ادنی درجے کے کسی احتمال یا تذبذب کو ہم کفر گردانتے ہیں، پھربھی جہاں تک نام اور لقب کی بات ہے تو اللہ رب العزت والجلال نے اور خود ہمارے آقا و مولی پیغمبر اسلام جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم نے ہمیں مسلمان کا نام اور لقب مرحمت فرمایا ہے،

چنانچہ ارشاد ربانی ہے" ملة ابیکم ابراہیم ھو سماکم المسلمین من قبل وفی ھذا"جیسا اوپر مذکور ہوا، دوسری جگہ ارشاد ہے " وقال اننی من المسلمین" فخرسےکہے کہ یقینا میں مسلمان ہوں، اسی طرح ارشاد نبوی صلی اللہ تعلی علیہ و آلہ وسلم ہے"المسلم اخو المسلم" مسلمان مسلمان کا بہائی ہے" المسلم من سلم المسلمون من لسانہ و یدہ" یہ اور اس طرح کی متعدد آیات و روایات ہیں جن میں اسلام کے پیروکاروں کو اللہ اور اس کےرسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کے لقب سے پکارا ہے، اس لئے اسکی قطعا کوئی ضرورت نہیں کہ ہمیں کوئی اورنام یا لقب دیاجائے، کسی اور نام یا لقب سے پکارا جائے، ہمارے لئے تو بس مسلمان نام اور لقب ہی قابل صد افتخار ہے، اس لئے کہ یہ نام اور لقب ہمیں بارگاہ خداوندی،دربار رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے نیز بزبان قرآن عظیم الشان اور بلسان خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃوالسلام ملا ہے، اتنے سارے امتیازات وخصوصیات کےباوجود ہمیں اس سےبہترنام اور لقب بھلا کون اور کہاں سے دے سکتاہے؟

البتہ بعض نادان مسلمان اسلام کے معاندین ومخالفین کی سازشوں سے بے خبر خود کو ماڈرن یاروشن خیال کہلائے جانے کےشوق نامعقول میں اپنے آپ کو یامسلمانوں کومحمڈن کہنے لگے ہیں، لیکن یہ انکی نادانی ہے یا پھر ضرورت سے زیادہ بھولاپن ہے،اورمذہب اسلام کی خوبیوں سے،اس کے امتیا زات وخصوصیات، اور عظمت و تقدس

سےجھالت وناواقفیت کانیتجہ ہے" اللھم احفظنا منہ وسائر المسلمین فی أنحاء العالم"

خلاصہ کلام یہ کہ تمام ادیان عالم پر مذہب اسلام کو اپنے مذہبی نام کے اعتبار سے افضلیت و اولویت اور فوقیت و برتری حاصل ہے، اس لیے ہم کہتے ہیں کہ اسلام ہی ہمارا پیارا، محبوب اور پسندیدہ مذہب ہے،،

"" "" "" "" "" "" "" "" "" "" "" "" "" "" "" "" "" ""

دلیل نمبر 2 مذہب اسلام کی برتری تحفظ کتاب کے اعتبار سے،

اللہ رب العزت نے انسانوں کی ہدایت کے لئے لاکھوں انبیاءکرام کو دنیامیں مبعوث فرمایا جن میں کم وبیش ایک ہزارانبیاء کرام علیھم الصلوۃ والسلام صرف بنی اسرائیل میں بھیجےگئے،ان انبیاءکرام پر چھوٹی بڑی بہت سی آسمانی کتابیں نازل فرمائیں، ان میں چھوٹی کتابوں کو اصطلاح میں صحیفہ "جمع صحف" کہاجاتاہے جن میں سے بعض کا ذکر إجمالا قرآن مقدس میں اس طرح کیا گیا ہے "ان ھذا لفی الصحف الاولی صحف ابراہیم وموسی" ان صحائف انبیاء میں سے اب کوئی صحیفہ دنیا میں محفوظ نہیں رہا، جن قوموں کو وہ صحائف عطا ہوئے انکی غفلت وکوتاہی کی بنیاد پر مرور زمانہ کے ساتھ تحریفات کا شکار ہو کر ناپید ہوگئے،حضرت موسی علیہ السلام پر توراۃ کے علاوہ چھوٹے چھوٹے صحیفے بھی نازل ہوئے تھے جس کا ذکر مذکورہ بالا آیت کریمہ" صحف ابراہیم و موسی" میں آیا ہے، مگر وہ بھی اب دنیا میں کسی قوم

کےپاس موجود نہیں رہے، البتہ چار بڑی کتابیں جومعروف ومشہور ہیں جن کا ذکر قرآن پاک میں جابجا آیا ہے وہ درج ذیل ہیں

تورات: جو حضرت موسی علیہ السلام پر نازل ہوئی زبور: جوحضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی انجیل: جو حضرت عیسی علیہ السلام پر نازل ہوئی کتاب مقدس: قرآن کریم جو ہمارے آقا و مولیٰ خا تم الانبیاء و المرسلین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی

==================================

کتب سماویہ کے مابین ایک تقابلی جائزہ

اب ہم کتب سماویہ کا ایک تاریخی جائزہ پیش کرتےہیں کہ یہ کتابیں اپنے مناسب وقت پر محفوظ ہوئیں یانہیں، توآئیں تاریج کےآئینہ میں دیکھتے ہیں،

زبور/یہ ایک بڑی آسمانی کتاب ہے جو حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی مگر انکی(حضرت داؤدعلیہ السلام)کی وفات کےپانچ سو سال بعد لکھی گئی، اور اس میں سو شاعروں کے منتخب اشعار کو بھی شامل کر دیا گیا، جیسا کہ مثنوی، اور گلستاں، بوستاں وغیرہ کے بعض اشعار بڑے اچھےاور انتہائ نصیحت آمیز ہیں،یاعرب شعراء کے شعری مجموعےجو انتہائی مقبول، عربی ادب اورزبان عربی کے اصول وقواعد، لغات ومحاورات وغیرہ میں سند و حجت کی حیثیت رکھتے ہیں، جن میں سےبعض تو مدارس کےاندر داخل درس بھی ہیں،تاہم انکوقرآن کریم میں شامل

نہیں کیا جاسکتا، لیکن حاملین زبور نے اپنےوقت کے سو شاعروں کے منتخب اشعار کو زبور میں شامل کر دیا جس کی وجہ سے وہ آسمانی کتاب اس قدر تحریفات کاشکار ہوئی کہ اب نہ تو زبور دنیامیں کہیں موجود رہی نہ اس پر عمل کی مدعی کوئی قوم، اسلئے اس کے بارے میں زیادہ کچھ کہنے کی ضرورت نہیں، البتہ اتنی بات تو قطعی اور یقینی طور پر کہی جا سکتی ہے کہ زبور اس درجہ تحریفات کا شکار ہوئی کہ صفحہ ہستی سے اس کا وجود ناپید ہوگیا، اور زبور کو ماننے کا دعوی کرنے والی کوئی قوم بھی اب دنیا میں موجود نہیں رہ گئی،

تورات/ جو حضرت موسیٰ علی نابینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوئی جس پر عمل کا آج بھی یہود بے بہبود دعوی کرتے ہیں، کتاب توراۃ کے نزول کی شکل یہ ہوئی کہ بنی اسرائیل جب فرعون کے ظلم وستم سے آزاد ہو کر مصر میں یا کسی اور مقام پر آکر آباد ہویے اور سکون و اطمینان سے رہنے لگے تو حضرت موسی علیہ السلام سے عرض کیا کہ اب اگر ہمیں کوئی کتاب اور شریعت مل جاتی تو ہم اطمینان سے اس پر عمل کرتے، چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ نےسیدناحضرت موسی علیہ السلام سے کتاب عطاء کرنے کا وعدہ فرمایا اور بحکم خداوندی کوہ طورپر تیس دن اور اس پر مزید دس دن کے اضافہ کے ساتھ چالیس دن کے اعتکاف کے بعد اللہ رب العزت نے چند تختیوں پر لکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کتاب توراۃ عطاء فرمائی، پھر چھ سوسال قبل مسیح میں جب اہل بابل نے بیت المدس کوتاخت وتاراج کیا تو تورات کی وہ تختیاں بھی

ضائع ہو گئیں، اوربنی اسرائیل پابزنجیر قیدکرکے بابل لائے گئے، پھرجب سوسال کے بعد پانچ سوسال قبل مسیح میں بنی اسرائیل رہاہوکربیت المقدس واپس آئے توانھوں نے نئی تورات لکھی، لیکن تاریخ آج تک یہ بات ثابت نہیں کر سکی کہ وہ نئی تورات' پورانی تورات' جو حضرت موسی علیہ السلام کو عطاء ہوئی تھی اس کے بالکل عین مطابق ہے، اور شاید قیامت تک تاریخ یہ بات اب ثابت بھی نہیں کر سکے گی،،

حضرت یونس علیہ السلام 800/ سال قبل مسیح میں نبی ہوئے اور 300 / سال قبل مسیح میں ایک شخص نےان کے حالات زندگی کو لکھا، اب غور فرمائیں! پانچ سو سال بعد کا ایک آدمی خود سے پانچ سو سال پہلے کے کسی شخص کے حالات زندگی کو پہلی بار لکھے گا تو وہ کیا لکھے گا؟

ستدناحضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات 933 /سال قبل مسیح میں ہوئی اور 250/ سال قبل مسیح میں امثال سلیمان نام کی ایک کتاب لکھی گئی جسے حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرف منسوب کیا گیا یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات کے 683 / سال بعد یہ کتاب پہلی بارلکھی گئی تواس کتاب کےبارے میں بھی اندازہ کریں کہ لکھنے والے نےکیا کچھ لکھا ہوگا، علاوہ ازیں یہ سب کتابیں، سن 70 /عیسوی میں بیت المقدس کی دوسری تباہی میں ضائع ہوگئیں صرف ایک نسخہ یونانی ترجمہ کا رہ گیا تھا اور ظاہر ہےکہ کتاب کا ترجمہ اصل کتاب کبھی نہیں ہو سکتا،

اور یہ بھی ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ موجودہ دور میں یہود بے بھبود کےپاس جوسب سے قدیم ترین عبرانی نسخہ ہے وہ 914 عیسوی کا لکھا ہوا ہے، بحیرہ مردار کے قریب غار قمران سے عبرانی زبان کی جو تختیاں برآمد ہوئیں وہ بھی پہلی اور دوسری صدی قبل مسیح کی ہیں، سامریوں کے یہاں تو رات کاجوقدیم نسخہ ہے وہ گیارہویں صدی عیسوی کا لکھا ہواہے،

اورل لاء کی حقیقت

یہود کے کچھ قوانین ہیں جن کو وہ سینہ بسینہ چلاتے ہیں جیسے ہمارےیہاں ضرب الامثال ہوتی ہیں، جنہیں پہلے لوگوں نے بنایا اور بعد کے لوگ اسےاستعمال کرتے ہیں، اور یہود کے یہاں یہ (اورل لاء) تیرہ سو سال تک کسی مکتوبہ حالت کے بغیر یوں ہی سینہ بسینہ چلتے رہے،اب اندازہ لگائیں کہ تیرہ سو سال تک جو بات فقط سینہ بسینہ چلتی رہی اسے رائی کا پہاڑ بننے سے کون روک سکتا ہے ، یہ حال تو ہوا یہود بے بھبود کے اورل لاء کا، پھر دوسری صدی عیسوی میں ایک شخص ابویہودا بن شمعون نے منشاء کے نام سے اس اورل لاء کو کتابی شکل دیا، پھر؟ فلسطینی یہود نے اسکا ترجمہ کیا تو اس کا نام منشاء سے بدل کر ہلکاہ رکھ دیا، اور بابل کے یہودیوں نے اسکا ترجمہ کیا تو اس کا نام انھوں نے ہگاداہ رکھ دیا، اور اب انھیں تین تحریف شدہ کتب کا مجموعہ قلمود کہلاتاہے، اور یہی قلمود ہی یہود بیبھبود کا کل سرمایہ ہے،،

انجیل میں تحریف

انجیل جوحضرت عیسی علیہ السلام پر نازل ہوئی، جس کے نزول کی صورت یہ تھی کہ اللہ تبارک وتعالی کی طرف سے حضرت عیسٰی علیہ السلام کےقلب اطہر پر مضامین کا إلقاءکردیاجاتا پھر حضرت عیسی علیہ السلام اس مضمون کو اپنی سریانی زبان میں سنادیتے، لہذا مضامین تو اللہ تبارک وتعالی کے ہوتے، اور الفاظ و تعبیرات حضرت عیسی علیہ السلام کےا ور حضرت عیسی علیہ السلام کی موجودگی میں انجیل کے لکھنے کاکوئی معمول نہیں تھا بلکہ دنیا سے ان کے اٹھا لئےجانےکےبعد پہلی مرتبہ انجیل لکھی گئی لیکن یہ کس زبان میں لکھی گئی یونانی زبان میں، یا آرامی زبان میں اسمیں بھی اختلاف ہے،

بہر حال جیسا کہ ماقبل میں ہم نے عرض کیا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات کے ایک لمبے عرصے کے بعد (امثال سلیمان)کےنام سے ایک کتاب لکھی گئی، اور اسے حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرف منسوب کر دیا گیا پھر ان سب کتابوں کوبیت المقدس میں محفوظ کیا گیا مگر 70/ عیسوی میں بیت المقدس کی دوسری تباہی میں یہ ساری کتا بیں ضائع ہو گئیں، اسی تباہی میں انجیل بھی ضائع ہوگئی، صرف بائبل کا یونانی ترجمہ باقی رہا، اب اگر عیسائیوں سے سوال کرلیا جائے کہ تمھاری کتاب (ment) کا ترجمہ لاطینی زبان میں کس نے کیا، کب کیا اور کیوں کیا؟ تو پوری عیسائی دنیا لاجواب ہے انکے پاس اس سوال کا نہ کوئی جواب ہے، اور نہ اس کی کوئی تاریخ،،

چوتھی صدی عیسوی میں عیسائی پادری نے سوچاکہ یہ توکوئی اچھی بات نہیں ہےکہ ہمارے پاس ہماری کتاب کے

ہزاروں نسخے موجود ہیں لیکن وہ آپس میں میل نہیں کھاتے، بلکہ ہر نسخہ دوسرے سے الگ ہے، اس واسطے اب ہمیں کچھ کرنا ہوگا، چنانچہ پوپ کےحکم پر تمام نسخوں پر نظر ثانی کی گئی اور انمیں سے انجیل کے ستر نسخے جمع کئے گئے جنمیں سے پیشوایان دین نصاری نے چار کو منتخب کیا ایسا کیوں کیا گیا؟عیسائی پوپ کے پاس یا عیسائی دنیا کے پاس اس کا کوئی بھی جواب نہیں، اور نہ ہی وہ تاقیامت اس کا کوئی جواب دے سکتے ہیں ، پھر انجیل کے ان منتخب شدہ چار نسخوں میں ایک ہے (Sir King jems version) سر کنگ جیمس ورشن ہے، جو آج کل عیسائیوں کے یہاں بہت مقبول ہے،

ورشن۔ کہتے ہیں کہ کسی کتاب کے اندر ترمیم کر دی جائے یاکمی بیشی کر دی جائے تو اس کتاب کے ترمیم شدہ ایڈیشن کو ورشن کہتے ہیں، اور حقیقت بھی یہی ہے کہ پہلی کتاب اور دوسری کتاب میں پانچ ابواب کافرق ہے، پہلے پانچ ابواب زیادہ تھے جو بعد میں کم کر دیئے گئے، لیکن وہ پانچ ابواب کیوں کم کر دیئےگئے اسکا بھی پوری عیسائی دنیا کے پاس کوئ جواب نہیں،

انجیل کا ترجمہ کیسے کیا گیا؟

یہ ایک تسلیم شدہ اصول ہےکہ کسی زبان کا ترجمہ کرتےہوئے انسانوں کےناموں کاترجمہ نہیں کیاجاتا بلکہ نام جو متن میں ہوتا ہے ترجمہ میں بھی وہی بعینہ لکھا جاتا ہے اسلئےکہ کسی کا نام موسوم کے تعارف کے لئے ہوتا ہے، اگر اس کا ترجمہ کردیا جائے تو اس ترجمہ سےمسمی

کاتعارف نہیں ہوسکتا مثلا کسی کا نام مسٹر بلیک ہے تو ترجمہ میں اسکوجناب کالانہیں لکھ سکتے، لیکن انجیل کا ترجمہ کرنے والوں نے یہ ایک انوکھا کام کیا کہ ناموں کا بھی ترجمہ کر ڈالا،

بھرحال یہ متفقہ اصول ہےکہ کسی کتاب کا ترجمہ کرتے ہوئےانسانی ناموں کاترجمہ نہیں کیاجاتا، اب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی انجیل میں احمد (صلی اللہ علیہ و سلم) لکھا ہوا موجود تھا، احمد کے معنی ہیں سب سے زیادہ تعریف کرنے والا، عیسائیوں نے

اس کا ترجمہ کر دیا" دی پریز ڈون"اب اگر یہ لفظ کوئی انسان کہیں بولنے لگے تو ظاہر ہے سننے والا کبھی نہیں سمجھ سکتاکہ کس کی بات ہو رہی ہے، اور اگر احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لفظ سے بات کریں تو سننے والا بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ اللہ کےآخری پیغمبر کی بات ہو رہی ھے،،

پھر عیسائیوں نے کتاب کا ترجمہ کرتے ہوئے صرف یہی نہیں کہ ناموں کا ترجمہ کر دیا، بلکہ ناموں کو بدل کر بھی رکھ دیا، مثلا انکے پیغمبر کا نام عیسی ہے تو اس کو ایسز کردیا، پھر حسب عادت مزید ترمیم کیا، اور شروع میں (J) کاحرف بڑھا کر جیسز کر دیا، چنانچہ اب آج کی عیسائی دنیا حضرت عیسی علیہ السلام کو جیسز کے نام سے یاد کرتی ہے،

حضرت یوسف کے نام کو یوسف سے جوزف کر دیا، یوحنا ایک نام تھا، اسکو جوہن کر دیا، یعقوب علیہ السلام کےنام

کوبدل کرجیکب کردیا

بہر حال عیسائیوں نے بعض ناموں کا ترجمہ کیا، اور بعض ناموں میں دوسرے حروف بڑھاکر ان کو اصلی شکل وصورت ہی سے پھیر دیا، اب سوچنے کی بات ہے کہ جب ناموں کے ساتھ ایسا ناروا سلوک کیا ہےتو بقیہ کتاب کا کیا حشر کیا ہوگا؟

زرتشت کی مذہبی کتابوں کاجائزہ

زرتشت مذہب کے بانی کا زمانہ پیدائش ہی سرے سے معلوم نہیں، اندازاً سکندرکی فتح ایران سے 250/ سال قبل تھا، اس کی کتاب"اوستا" اب ناپید ہے، اور جس زبان میں لکھی گئی تھی وہ زبان بھی ناپید ہے، البتہ سیرت کے متعلق صرف اتنا معلوم ہے کہ چالیس سال کی عمر میں تبلیغ کی، وقت کا بادشاہ "گستاسپ"مرید ہوا جسکی وجہ سے زرتشت سرکاری مذہب بن کر دنیا کے بعض حصوں میں پھیلا،،

بدھمت کی کتابوں کاحال

بودھ مت"بودھ مذہب" کے پیشوا نے سرے سے نہ کوئی کتاب لکھی اور نہ لکھوائی اسکے انتقال کےبعد ایک شخص نے اس کے اقوال اور حالات زندگی کو جمع کیا، یہ حال ہوا ہے گذشتہ مذہبی آسمانی وغیر آسمانی کتابوں کا،،

حتی کہ زبور جو کہ ایک آسمانی کتاب ہے، اور اللہ رب العز ت کے ایک اولو العزم پیغمبر حضرت داود علیہ السلام

پرنازل ہوئی، حضرت داؤد علیہ السلام کےاس دنیا سےپردہ فرمانےکے بعد زبورکے ماننے والوں نے اس کتاب کیسا تھ ایسا حشرکیا کہ آج صرف اس کا نام اور تاریخ صرف اس حد تک باقی ہےکہ زبور ایک بڑی آسمانی کتاب کا نام ہے جو حضرت داؤد علیہ السلام پرنازل ہوئی تھی، باقی آج نہ اس کتاب کاکوئی وجود بچاہے روئے زمین پر اورنہ ہی اسکے ماننےکا دعوی کرنے والی کوئ قوم !،،

اصلاحی مضامین

Post a Comment

Powered by Blogger

Theme images by Maliketh

© 2026 AL BALAGH AL QASMI. All Rights Reserved.

8